محمدی بیگم کے شوہر جناب مرزا سلطان محمد صاحب کا عقیدہ

خدا تعالے کی یہ سنت ہے کہ وہ کسی قوم یا شخص پر محض اسکے کفر، شرک یا بت پرستی کی وجہ سے اس دنیا میں عذاب نازل نہیں کرتا۔ ہاں اس کے پاک بندے خدا تعالیٰ کے نام کو جب دنیا میں روشن کرنا چاہتے ہیں۔ اور ظالم لوگ ان پر ظلم کرتے، اور طرح طرح کے دکھ اور ایذا دیتے ہیں۔ جیسا کہ نبیوں کے قول ولنصبرن علےٰ ما اذیتمونا سے ظاہر ہے تو خدا تعالے کا غضب ان کیلئے بھڑکتا ہے۔ مگر چونکہ وہ غضب میں دھیما ہے۔ اور اسکی رحمت اس کے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ اسلئے وہ ولنذیقنهم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلهم یرجعون کے ماتحت بڑے تباہ کن عذاب کے نازل کرنے سے پہلے ان پر چھوٹے چھوٹے عذاب نازل کرتا ہے۔ تاکہ وہ ان شوخیوں اور شرارتوں سے باز آ جائیں اور اگر ایمان نہ لائیں۔ تو کم از کم مخالفت اور شرارت کرنے سے ڈریں۔ اسی لئے خدا تعالے فرماتا ہے۔ ما نرسل بالآیات الا تخویفاً۔ وصرفنا فیه من الوعید لعلهم یتقون او یحدث لهم ذکراً۔ ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذنٰهم بالبأساء والضراء لعلهم یتضرعون۔ کہ خدا تعالے انبیاء کا مقابلہ کرنیوالوں کے متعلق جو عذاب کی پیشگوئیاں کرتا۔ اور انکو مختلف قسم کے عذابوں میں مبتلا کرتا ہے۔ تو اس کا منشاء یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ تکبر چھوڑ کر عاجزی اور فروتنی اختیار کریں۔ اور تاکہ آئندہ مخالفت کرنے سے وہ ڈریں۔ اور گذشتہ زیادتیوں پر وہ نادم ہوں اور توبہ کریں۔ جیسا کہ دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کان اللّٰہ معذبهم وهم یستغفرون۔ کہ کفار اگر اپنے گناہوں کی بخشش چاہیں۔ تو وہ عذاب الٰہی سے اس دنیا میں بچ سکتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے دل میں کچھ خوف پیدا ہو۔ اور وہ تضرع اختیار نہ کریں۔ تو پھر معمولی عذابوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور یک لخت تباہ کن عذاب آ جاتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد اخذنٰهم بالعذاب فما استکانوا لربهم وما یتضرعون حتی اذا فتحنا علیهم باباً ذا عذاب شدید اذا هم فیه مبلسون اور اخذنٰهم بغتةً فاذا هم مبلسون۔ کہ ہم نے انکو عذاب کے ساتھ پکڑا۔ مگر نہ تو انھوں نے خدا کے لئے کفر چھوڑ کر ایمان قبول کیا۔ اور نہ ہی انہوں نے تضرع اور فروتنی کی راہ اختیار کی۔ تب ان پر اچانک وہ عذاب نازل ہوا۔ کہ جس سے نجات کی انکو کوئی امید نہ رہی ☆

مجروا اور سنت اللہ سے محض ناواقف لوگ حضرت مرزا صاحب کی نکاح والی پیشگوئی کو جگہ بجگہ پیش کر کے مخلوق خدا کو دھوکہ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ مرزا احمد بیگ اپنی شوخی اور بے باکی پر مصر ہو کر لڑکی کی دوسری جگہ شادی کر کے جلد تر عذاب کے نیچے آ گیا۔ جو اس خاندان کے لئے آیت لعلهم یتقون او یحدث لهم ذکراً کے ماتحت سخت عبرت اور خوف کا موجب بنا۔ اور بدگوئی اور استہزاء کی راہ کو ترک کر کے انھوں نے ایمان کی یا خاموشی کی راہ اختیار کی۔ پہلے تو انکی یہ حالت تھی کہ شریعت اسلام پر بھی ہنسی اڑاتے تھے۔ پھر ان کے دلوں پر ایسی ہیبت طاری ہوئی۔ کہ صدقہ و خیرات صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرنے لگ گئے۔ اس خاندان کے بعض دیگر آدمیوں پر قیاس کر کے میں نے مرزا سلطان محمد صاحب کا بہت برا نقشہ دماغ میں جمایا ہوا تھا۔ مگر مجھے جب پٹی جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ان سے میں نے ملاقات کی۔ تو میں نے انکو ایسا شریف پایا۔ کہ میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ میں نے انکو نہایت ہی خلیق اور متدین پایا۔ دوسرے وقت علیحدگی میں ملاقات کرنے کی میں نے ان کو تکلیف دی۔ جسے انھوں نے بخوشی منظور کیا۔ عند الملاقات میں نے سوال کیا کہ اگر آپ برا نہ منائیں۔ تو میں حضرت مرزا صاحب کی نکاح والی پیشگوئی کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے جواب میں انھوں نے کہا۔ کہ آپ بخوشی بڑی آزادی سے دریافت کریں۔ میرے خسر مرزا احمد بیگ صاحب واقعہ میں پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے ہیں۔ مگر خدا تعالے غفور رحیم بھی ہے۔ اپنے دوسرے بندوں کی بھی سنتا اور رحم کرتا ہے۔ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ خدا تعالےٰ نے میری زاری و دعا کی وجہ سے وہ عذاب مجھ سے ٹال دیا۔

پھر میں نے ان سے سوال کیا۔ آپکو حضرت مرزا صاحب کی اس پیشگوئی پر کوئی اعتراض ہے۔ یا یہ پیشگوئی آپکے لئے کسی شک و شبہ کا باعث ہوئی ہے۔ جس کے جواب میں انھوں نے کہا۔ کہ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ یہ پیشگوئی میرے لئے کسی قسم کے بھی شک و شبہ کا باعث نہیں ہوئی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ اگر پیشگوئی کی وجہ سے آپکو حضرت مرزا صاحب پر کوئی اعتراض یا شک و شبہ نہیں۔ تو کیا کوئی اور ان کے دعویٰ کے متعلق آپکا اعتراض ہے۔ جس کی وجہ سے آپ ابھی تک بیعت کرنے سے رکے ہوئے ہیں۔ اس پر بھی انہوں نے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر کر کے یہی جواب دیا کہ مجھے کسی قسم کا بھی ان پر اعتراض نہیں۔ بلکہ جب میں انبالہ چھاؤنی میں تھا۔ تو ہمارے رشتہ داروں میں سے ایک احمدی نے مرزا صاحب کے متعلق میرے خیالات دریافت کئے تھے۔ جس کا میں نے اسکو تحریری جواب دیدیا تھا۔ (وہ تحریر رسالہ تشحیذ میں چھپ چکی ہے) اس کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ جب آپکو کوئی اعتراض نہیں تو پھر آپ بیعت کیوں نہیں کرتے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس کے وجوہات کچھ اور ہی ہیں۔ جن کا اس وقت بیان کرنا میں مصلحت کے خلاف سمجھتا ہوں۔ میں بہت چاہتا ہوں۔ کہ ایک دفعہ قادیان جاؤں۔ کیونکہ مجھے حضرت میاں صاحب کی ملاقات کا بہت شوق ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ انکی خدمت میں حاضر ہو کر تمام کیفیت بیان کروں پھر چاہے وہ شائع بھی کر دیں۔ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ مگر گولی لگنے کی وجہ سے جو اب مجھے لاٹھیوں پر چلنے کی دقت ہے۔ یہ وہاں جانے میں روک ہو جاتی ہے۔

خیال آتا ہے کہ اس حیثیت کے ساتھ میں کہاں جاؤں۔ باقی رہی بیعت کی بات۔ میں قسمیہ کہتا ہوں کہ جو ایمان اور اعتقاد مجھے حضرت مرزا صاحب پر ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو بھی جو بیعت کر چکے ہیں۔ اتنا نہیں ہوگا۔ میں نے کہا خیر دل کا حال تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر بیعت دل کی حالت کی بہت حد تک شاہد ہوتی ہے جس کا جواب انہوں نے یہی دیا۔ کہ میرے بیعت نہ کرنے کے وجوہات اور کیا ہیں۔ باقی میرے دل کی حالت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کے وقت آریوں نے لیکھرام کی وجہ سے اور عیسائیوں نے آتھم کی وجہ سے مجھے لاکھ لاکھ روپیہ دینا چاہا۔ تاکہ میں کسی طرح مرزا صاحب پر نالش کروں۔ اگر وہ روپیہ میں لیتا۔ تو امیر کبیر بن سکتا تھا۔ مگر وہی ایمان اور اعتقاد تھا جس نے مجھے اس فعل سے روکا ۔

پھر میں نے پوچھا۔ کہ سُنا ہے کہ آپ کے گھروالوں (محمدی بیگم) نے کوئی رؤیا دیکھی ہے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ مجھ سے تو انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ مگر آپ احمد بیگ (ہیڈ کلرک احمدی) کے ذریعہ میرے گھر سے دریافت کر سکتے ہیں چنانچہ مرزا احمد بیگ صاحب نے انکو اپنے گھر بلوایا۔ اور دریافت کرنے پر انہوں نے کہا۔ کہ جس وقت فرانس سے انکو (مرزا سلطان محمد صاحب کو) گولی لگنے کی اطلاع مجھے ملی۔ تو میں سخت پریشان ہوئی۔ اور میرا دل گھبرا گیا۔ اسی تشویش میں مجھے ایک وقت مرزا صاحب رؤیا میں نظر آئے۔ ان کے ہاتھ میں دودھ کا پیالہ ہے۔ وہ مجھے کہتے ہیں کہ لے محمدی بیگم یہ دودھ پی۔ اور تیرے سر کی چادر سلامت ہے تو فکر نہ کر۔ اس سے مجھے ان کی خیریت کے متعلق اطمینان ہو گیا ۔

ان حالات کو پیش کر کے میں صاحب انصاف لوگوں کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ خدا جو ارحم الراحمین ہے۔ ایسی خارق عادت تبدیلی پیدا کرنے والے پر اگر اپنا عذاب نازل کرے۔ تو کیا یہ اس کی شان کے منافی نہیں۔ حالانکہ قوم فرعون کے معمولی اور وقتی رجوع پر بھی وہ اپنا عذاب ٹلاتا رہا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قالوا یا ایہا الساحر ادع لنا ربک بما عہد عندک اننا لمہتدون فلما کشفنا عنہم العذاب اذا ہم ینکثون۔ حضرت موسیٰ کو کہتے ہیں کہ اے ساحر اپنے رب سے دعا کر کہ یہ عذاب ٹل جائے۔ ہم ہدایت پا جائینگے۔ اتنے پر ہی خدا نے عذاب دور کر دیا۔ تو ایک شخص جو مرزا صاحب پر اسقدر ایمان اور اعتقاد رکھتا ہے۔ اس کا عذاب الٰہی میں گرفتار رہنا کیا سنت اللہ کے بالکل خلاف نہیں ہے ۔

مرزا صاحب موصوف کی تو یہ حالت ہے کہ کسی کے منہ سے مسیح موعودؑ کی بُرائی نہیں سن سکتے۔ چنانچہ مسجد میں ایک شخص نے مسیح موعودؑ کے متعلق اعتراض کیا۔ تو انہوں نے اسے بدعلم نتواں خدا را شناخت کہکر روک دیا ۔

ہر ایک امر کا فیصلہ تو آسمان پر ہوتا ہے۔ بعد میں اس کا ظہور زمین پر ہوتا ہے۔ اگر زمین کے حالات بدل جائیں۔ تو آسمان کا فیصلہ بھی خدا بدل دیتا ہے جیسا کہ یونس کی قوم نے اپنی حالت کو بدلا۔ تو خدا نے بھی عذاب کا فیصل شدہ حکم بدل دیا

پس ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ حضرت یونس کی پیشگوئی غلط گئی۔ اور نہ ہی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط گئی۔ بلکہ حالات بدلنے کے ساتھ خدا کا حکم بھی بدل گیا۔ یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت وعندہ ام الکتٰب۔ واللہ غالب علیٰ امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ یعنی خدا تعالیٰ مجبور نہیں ہے کہ اگر کسی خاص حالت کے ماتحت اس نے اپنا کوئی حکم صادر فرمایا ہو تو چاہے کیسے ہی حالات بدلیں۔ جیسے لاتغیر ہوں وہ اپنا حکم بدل نہ سکے۔ بلکہ وہ قادر ہے کہ حالات کے بدلنے کے ساتھ وہ اپنے حکم کو بھی بدل دے۔ لیکن اکثر لوگ علم تو رکھتے نہیں۔ اور اعتراض کر دیتے ہیں ۔

خدا تعالیٰ حق کے طالبوں کو سمجھ دے اور وہ جو بات منہ سے نکالیں سوچ سمجھ کر نکالیں تعصب انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ خاکسار حافظ جمال احمد قادیان

احمدی بچوں کے لئے ایک عمدہ موقع

موجودہ زمانہ میں صنعت و حرفت ایک ایسی ضروری چیز ہے کہ جو قوم اس کی طرف توجہ نہیں کرتی وہ دنیاوی طور پر ترقی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ پیشہ تجارت جو نہایت کامیاب اور سُودمند پیشہ ہے۔ اس کا دارومدار اسی پر ہے یہی وجہ ہے۔ کہ اسی قوم کی تجارت دن بدن ترقی پر ہوتی ہے۔ جو مصنوعات اور ایجادات میں دوسری اقوام سے سبقت رکھتی ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھ کر اپنی جماعت کی بہتری اور بہبودی کے لئے ایک کارخانہ کا اجرا کیا گیا ہے۔ جس میں بچوں کو صنعت و حرفت کی عملی تعلیم دی جائے گی۔ اور انہیں کارآمد انسان بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس میں بچوں کو داخل کرانے کے لئے بہت جلد مجھ سے خط و کتابت کریں ۔

لڑکا پرائمری تک تعلیم یافتہ ہونا چاہیئے جس کو ابتدائی تین ماہ میں آٹھ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا اس کے بعد اس کا امتحان لیکر دیکھا جائے گا۔ کہ اس نے کس قدر ترقی کی ہے۔ اور پھر اس کا وظیفہ بارہ روپے ماہوار کر دیا جائے گا۔ تین ماہ کے بعد امتحان لیکر سولہ روپے اور پھر تین ماہ کے بعد بیس روپے کر دئے جائینگے۔ گویا ایک سال میں اس کا وظیفہ بیس روپے تک بڑھا دیا جائیگا۔

احباب کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنے بچوں کو داخل کرانے کے لئے مجھ سے خط و کتابت کریں ۔

زین العابدین ناظر تالیف و اشاعت قادیان

اطلاع ضروری

۲ جون کا پرچہ تقریباً پونے دو سو احباب کو وی پی کیا گیا ہے چونکہ درمیان میں ایک دو تعطیلیں ہیں اسلئے اغلب ہے کہ یہ پرچہ بعض احباب کو دیر سے مل سکے اسلئے گھبراہٹ نہ ہو۔ وی پی کا انتظار فرمائیں ۔ مینیجر الفضل